انسان کیا ہے؟

ڈاکٹر راؤ خالد حسین صدیقی۔ خانیوال

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا۔ اگر انسان کے پہلے دن سے یعنی پیدائش سے موت تک کا مشاہدہ کیا جائے تو اسے اپنی حیثیت کا پتہ چل جائے گا۔ انسان جب پیدا ہو جاتا ہے تو اس سے بہت سی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے اس کی بہت بڑی سوچیں ہوتی ہے وہ اپنے خیالوں میں سارے جہان کو ایک شکنجے میں بند کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے پر بہت فخر محسوس کرتا ہے۔ زمین پر یہ اکڑ اکڑ کر چلتا ہے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس کے یہ خواب چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ اگر انسان اپنے آپ پر سوچنا شروع کر دے تو اس کو وہ مقام ملا کہ خدا نے بھی خود فرمایا کہ انسان میرا نائب ہے اور اگر اپنے آپ کو گرا دے تو سب سے زیادہ ذلیل و خوار بھی انسان ہی ہوا۔ جیسا کہ آج ہو رہا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو بھلا دیا آپ دیکھ رہے ہیں آج دنیا میں ایک قیامت برپا ہے۔ ہر طرف ناانصافی، ظلم و جبر کہیں سکون نہیں کوئی آفایت کی جگہ نہیں۔ حتیٰ کہ مسجدوں میں بھی انسان محفوظ نہیں انسان انسان کا دشمن ہو چکا ہے۔ انسانیت انگاروں پر لوٹ رہی ہے اس کی کیا وجہ، وجہ صرف ایک ہے کہ انسان نے اپنے خدا سے کیا ہوا وعدہ بھلا دیا ہے۔ اسے پورا نہ کیا احسان مندی کا حق ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ جس نے زمین کو بچھایا اور آسمان کو بلند کیا جو صبح و شام کا مالک ہے۔ جس نے کائنات کو انسانیت کی خدمت میں لگایا زمین اس کے لیے رزق اگلتی ہے آسمان بارشیں برساتا ہے۔ ہواؤں سے ٹھنڈک ملتی ہے سورج گرمی پہنچانے کے لیے موجود ہے، مکان سکون پہنچانے کے لیے، گھر والوں سے دل بہلتا ہے، دولت کام بنانے کے لیے حاضر ہے۔ آج انسان صرف دولت کے چکروں میں ہے اور دولت ہی ایک مسلمان کی سب سے بڑی کمزوری ہے (ارشاد مصطفیٰ کہ ہر کسی امت پر امتحان آیا میری امت کا امتحان دولت ہے) سب کچھ ہونے کے باوجود انسان بلکہ پوری انسانیت نے احسان فراموشی کا رویہ اختیار کیا وہ رہنمائی وہ ہدایت جو اس کی طرف سے ملی تھی یک سر فراموش کر ڈالی۔ یہ اسی طرز عمل کا نتیجہ ہے کہ زندگیاں تلخ ہوئیں آبرو باقی نہیں رہی۔ انصاف کا جنازہ اٹھ چکا ہے سب سے بڑا غضب تو یہ کہ انسان کو تو پیدا اس لیے کیا تھا کہ وہ خیر کا داعی بنے۔ برائی سے لوگوں کو روکے نیکی کی تلقین کرے یعنی امر بالمعروف و نہی عین المنکر کا کام اس کے ذمہ لگایا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرے اور دوسروں کو بھی اس طرف لے کر آئے۔

اے انسان تو سوچ ذرا تجھے کس لیے بنایا تھا اور تو کیا کر رہا ہے کیا تجھے اس لئے بنایا تھا کہ تو اپنی من مانی کرتا۔ احسان فراموش ذرا سوچ، کیا تجھے اس لیے بنایا تھا کہ دنیا میں خون ریزی کرنا، ایک دوسرے کا حق کھانا اور آج ہر جگہ مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب اللہ کے باغی اس کے نبی ﷺ کی سنت کو پس پشت ڈالنے والے آخرت سے بھی بے پردہ اور خالی دنیا میں مگن ہونے والے ذرا سوچ اور اپنا محاسبہ کر اور تجھے جس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے وہ مقصد پورا کر۔ ایک دفعہ تو اپنے آپ پر کنٹرول کر کے دیکھ تو تو خود دیکھ لے گا کہ پوری دنیا تیرے آگے پیچھے ہوتی ہے ارے انسان تو تو اس ہستی کا نائب ہے جس نے سات زمینوں کو تہ در تہ بنایا اور سات آسمان کو بغیر کسی ستون کے کھڑا کر دیا۔ جو ہر چیز کا مالک ہے اس نے تجھ کو اپنا نائب چن لیا تیرا وہ مقام کہ فرشتے بھی رشک کریں۔ آخر میں یہ التماس کروں گا کہ خدا کے لیے تجھ کو جس مقصد کے لیے پیدا کیا اور بنا کر تجھے ایک اعلیٰ و ارفع مقام دیا اس کی لاج رکھ لے یہ دنیا چند روز کی ہے آخر موت ہے۔ آگے کی رسوائی سے بہتر کہ آج اپنے آپ پر کنٹرول کر لے اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر لے۔ ورنہ ۔۔۔۔ خود سوچ لینا کہ تیرا ٹھکانا کیا ہوگا؟